إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ ۔ عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۴۱

دارالامان قادیان

1378 Mian Niaz Mohd. Sub-Divisional Inspector of Police Nawab Shah

جلد ۲۸ | ۱۵ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۱۱ شعبان ۱۳۵۹ھ | ۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۱۱

شب برات کے متعلق مسلمانوں سے ایک درد مندانہ گزارش

مسلمانوں کی اقتصادی تباہ حالی عیاں ہے۔ وہ ہمسایہ اقوام کے مقابلہ میں نہ صرف آبادی کے لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ علمی اور مالی اعتبار سے بھی پسماندہ ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ وہ ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھائیں۔ اور کسی ایسے فعل کے قریب نہ جائیں۔ جو ان کی قوتوں کے ضیاع کا موجب ہو۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ایسا رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ جو روز بروز ان کی فلاکت اور مفلسی میں اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ مثلاً مسلمان مذہبی تہوار بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ منانے کے ایسے رنگ میں مناتے ہیں جس میں اسراف اور لغویت کا ارتکاب پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر عیدین کو ہی لے لیا جائے۔ یہ خالص اسلامی تقریبات ہیں۔ اور ان میں سے جہاں ایک کی غرض یہ ہے۔ کہ مسلمان ابراہیمی اسوہ اختیار کریں۔ اور اپنی اولادوں کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح خدمت دین کے لئے وقف کردیں۔ وہاں دوسری عید کی غرض مسلمانوں کو یہ بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا قرب قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ جو قوم خدا تعالےٰ کے لئے بھوک اور پیاس کی تکالیف برداشت کرتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے راتوں کی نیند اور دن کا آرام ترک کردیتی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے عید پیدا کی جاتی ہے۔ اور وہی اس کے انعامات کی مستحق ٹھہرتی ہے مگر بدقسمتی سے مسلمانوں نے عیدین کے ان اغراض و مقاصد کو قطعاً فراموش کر رکھا ہے۔ اور یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ عید کا مقصد محض یہ ہے۔ کہ خوب کھاؤ۔ پیو۔ اور گپیں ہانکو۔

یہی حال اور ارکانِ اسلام کا ہے۔ عام طور پر مسلمان نماز پڑھتے ہی نہیں۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ اس کی اصل حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔ وہ اول تو روزے رکھتے ہی نہیں۔ اور جو رکھتے ہیں۔ وہ اصل مقصد کو نہیں جانتے۔ یہی حال دوسرے امور میں ہے۔ اسراف سے کام لینے اور مذہب کو مذاق بنانے کے لئے تمام مسلمانوں نے ایک موقعہ شب برات کے نام سے قرار دے رکھا ہے۔ یہ تقریب رمضان کے آنے سے قبل منائی جاتی ہے اور اب کے ایک دو دن تک منائی جانے والی ہے۔ اس رات مسلمانوں کا سب سے زیادہ دل پسند مشغلہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ آتش بازی چلاتے ہیں۔ اور اس پر بلا دریغ روپیہ صرف کرتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ہر سال ہندوستان کے مسلمان شب برات پر کم از کم تین کروڑ روپیہ آتشبازی کی نذر کر دیتے ہیں۔

مسلمان اگر آج دنیا کے پردہ پر متمول ترین قوم ہوتی۔ تب بھی ہر سال اتنا روپیہ خرچ کرنا یقیناً اسراف ہوتا۔ مگر جس صورت میں مسلمان مفلوک الحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کا آتشبازی میں اس طرح روپیہ صرف کرنا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ پھر آتشبازی کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے۔ کہ کئی بچے جل جاتے ہیں۔ بعض کی آنکھیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض کے ہاتھ ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ گویا آتشبازی مالی اور جانی دونوں اقسام کے نقصان کا موجب ہے۔ اس کی بجائے اگر مسلمان یہی روپیہ جو ایک رات میں ضائع کرتے ہیں۔ اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی ترقی اور حفاظت کے لئے خرچ کریں تو اس کا نہایت عمدہ نتیجہ نکلے۔ مسلمانوں میں ہزاروں نہیں لاکھوں غرباء ہیں۔ اگر یہی روپیہ ایک نظام کے ماتحت غرباء کی نگہداشت پر خرچ ہو۔ تو وہ قوم کے لئے بوجھ بننے کی بجائے مفید ثابت ہوسکیں۔ اسی طرح تبلیغ اسلام پر اگر وہ اپنے اموال صرف کریں۔ تو دین و دنیا کے لحاظ سے فائدہ میں رہیں مگر مسلمانوں کو ان اہم امور کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں۔ اور فضول طریقوں سے روپیہ ضائع کرنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔

آج کل ہر قوم اپنی ترقی اور بہتری کے لئے کوشاں ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جن کو ہندوؤں نے انسانیت کے درجہ سے گرا کر حیوانوں سے بھی بدتر قرار دے رکھا ہے۔ اور جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے۔ ان میں بھی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنی اصلاح کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن افسوس۔ کہ وہ لوگ جن کا فرض ساری دنیا کی اصلاح قرار دیا گیا ہے۔ خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ کاش مسلمان آنکھیں کھولیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ شملہ تشریف لے گئے

قادیان ۱۳ ر تبوک۔ آج شام کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کے ہمراہ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور میاں عبدالرحیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ تشریف لے گئے ہیں۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ خان میر صاحب اور منشی فتح دین صاحب بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔

شملہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ڈاک کا پتہ Retreat Simla اور تار کا پتہ The Retreat Simla ہوگا؀

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے جماعت احمدیہ ٹبورہ

جماعت احمدیہ ٹبورہ مشرقی افریقہ کا ایک خاص جلسہ ۲۳ ر اگست ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوا خاکسار نے مرکز سے آمدہ اخبار جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت شائع ہوئی تھی حاضرین کو پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد تحریک کی۔ کہ جماعت احمدیہ ٹبورہ بھی حضور کی صحت وعافیت کے لئے دعا کرے۔ اور صدقہ دے۔ چنانچہ سب احباب نے اس میں حصہ لیا۔ اور مبلغ ۲۵ شلنگ جمع ہوئے۔ اس رقم کا ایک جانور خرید کر جمعہ کے روز صدقہ کیا گیا۔ اور نماز جمعہ میں حضور کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔

خاکسار عبدالرشید صدر جماعت احمدیہ ٹبورہ

احرار کی بدزبانی کے خلاف قرارداد

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ نے احرار کے تازہ فتنہ کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کی نقول گورنمنٹ پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور اور پریس کو بھیجی گئی ہیں۔

مجلس احرار اپنی سابقہ روش بدزبانی میں پھر نمودار ہوئی ہے اور اس نے ہماری واجب الاحترام ہستیوں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت بدزبانی سے کام لینا شروع کیا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام احمدیوں کو سخت رنج پہونچا ہے۔ ہم ممبران خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ جن کا مسلک خدمت اور قیام امن ہے۔ گورنمنٹ پنجاب سے پُرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ احرار کو اس بدزبانی سے روکے۔ تاکہ صوبہ پنجاب کا امن وامان تباہ نہ ہو۔

خاکسار۔ محمد عبدالستار سیکرٹری خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ

اعلان تعطیل

۱۵ ر تبوک دستمبر) کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ۱۷ تاریخ کا اخبار "الفضل" شائع نہیں ہوگا؀ مینیجر

مقامی پولیس ضروری کارروائی کر رہی ہے

۱۰ ر ستمبر کے "الفضل" میں "مرکز احمدیت میں احرار کی نہایت اشتعال انگیز حرکات" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا تھا۔ جس میں حکام کو بعض مقامی فتنہ پردازوں کی ان اشتعال انگیزیوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ جو ان دنوں وہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور اسی ضمن میں لکھا گیا تھا۔ کہ مقامی پولیس نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب ہمیں معلوم ہؤا ہے۔ کہ حکیم عبدالعزیز وغیرہ کے فعل کے متعلق حکام بالا کو توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن ہمیں یقینی شہادتوں سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ بعض احراری بھی اس مظاہرہ میں شامل تھے۔ اور انہوں نے احمدیت کے خلاف نعرے لگائے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مقامی پولیس اس کی تحقیق کر کے صحیح نتیجہ پر پہونچے گی۔ اور حکام بالا کو توجہ دلائے گی؀

قادیان میں زکیہ صنعتی سکول کا افتتاح

قادیان ۱۳ ماہ تبوک۔ زکیہ خانم صاحبہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب اور پوتی شیخ صاحب دین صاحب نے اپنے سرمایہ سے باجازت نظارت تعلیم وتربیت ایک صنعتی سکول جاری کیا ہے۔ جس کا کل حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا۔ یعنی دروازہ کا تالا کھولا۔ اور اندر تشریف لے گئیں۔ اس موقعہ پر ام ناصر احمد صاحب۔ ام مظفر احمد صاحب اور ام طاہر احمد صاحب اور صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بھی موجود تھیں۔ صاحبزادی صاحبہ کے ہاتھ سے کشیدہ کاری کرائی گئی۔ اور بعد میں چائے اور پھلوں سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صنعتی کام کے نمونے دیکھ کر اسے پسند فرمایا۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ فیس ایک روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔

حضرت ام طاہر احمد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کام مستورات کے لئے نہ صرف ان کی بے کاری کو دور کرنے والا ہے۔ بلکہ مالی لحاظ سے بھی فائدہ بخش ہے۔ مستورات کو اس میں ضرور داخل ہونا چاہیئے۔ ہر محلہ کی لجنہ اماء اللہ کی پریذیڈنٹ صاحبہ اجلاس منعقد کر کے میری طرف سے اس سکول میں داخل ہونے کی تحریک کریں؀

یہ سکول گرلز سکول کے قریب جاری ہؤا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے خواتین

مسلمانوں سے خطاب

کیا دیکھتے ہو دیدۂ حیراں لئے ہوئے — کیا ڈھونڈھتے ہو قلب پریشاں لئے ہوئے
اے ساکنانِ کوچۂ خاشاک وخار وخس — کون آگیا ہے سنبل وریحاں لئے ہوئے
الحاد وکفر ختم ہؤا آگیا کوئی! — اس تیرگی میں نور کے ساماں لئے ہوئے
اسلام کے چمنِ خزاں دیدہ میں کوئی — آیا بہار کے سروساماں لئے ہوئے
دیکھو تو کون اوج ثریا سے جا کے پھر — آیا ہے آج دولتِ ایماں لئے ہوئے
کہتی ہے قوم آج گو کافر اسے مگر — یہ کفر ہی ہے نصرتِ یزداں لئے ہوئے
ہر سو مسیح قوم کا پیغامِ جانفزا — پھرتے ہیں طائرانِ خوش الحاں لئے ہوئے

اے قوم خفتہ! خواب سے بیدار ہو ذرا
اٹھ بحر وبر میں جوشش طوفاں لئے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ نبوّت کے متعلّق

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا فیصلہ

(۱)

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ کہ جس طرح کسی برگزیدہ کو اس کی اصلی شان اور حقیقی مرتبہ سے بڑھا کر پیش کرنا غلطی ہے۔ اسی طرح اُسے اس کے اصلی مرتبہ اور شان سے گرانا بھی سخت گناہ ہے:۔

اس وقت مبایعین اور غیر مبایعین میں سب سے زیادہ باعثِ نزاع مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ دونوں فریق اس مسئلہ کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وُہ فیصلہ نہ ہو جائے دُوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسمِ نبوت کا مسئلہ ہے"! (ٹریکٹ نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق)

پس ہمیں سب سے پہلے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہیئے۔ اور اس کا بہترین حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات سے ہی ہو سکتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جبکہ اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب بھی دھڑلے سے مخالفین کے سامنے حضور علیہ السلام کی نبوت پیش کرتے تھے۔ جیساکہ خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مقابلہ میں انہوں نے لکھا:۔

"آپ کا یہ خواہش کرنا۔ کہ میں آپ سے استفادہ کا خواہشمند ہوں۔ ایک بے ہودہ خواہش ہے۔ اور اصولی مناظرہ کے خلاف استفادہ کی خواہش تو آپ کو کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے تھے"! (ریویو جلد ۵ ۱۱ ص ۴۳۱) پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا۔ وُہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالےٰ نے پُورا کر دکھایا" (ریویو جلد ۳ نمبر ۱۱)

اس قسم کے بہت سے حوالجات ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوّت کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے پس معلوم ہؤا۔ کہ ابتداءً میں اس مسئلہ کے متعلق پُورا پورا اتفاق تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کس فریق نے سیدھی راہ کو چھوڑ کر غلط راہ اختیار کر رکھی ہے۔

ایک ضروری اصل

جیساکہ میں بیان کر چکا ہوں۔ اس مسئلہ کا بہترین حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات ہیں۔ جنہیں سمجھنے کے لئے یہ اصل مدِنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حیات و وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق دو زمانے آئے۔ یعنی ایک وقت تھا۔ جبکہ آپ کا خیال تھا۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے۔ لیکن پھر خدا تعالےٰ کے علم دینے پر آپ نے وفاتِ مسیح کا اعلان فرمایا۔ اسی طرح ایک وقت تھا۔ جبکہ حضور علیہ السلام نبوت کی تشریح اور نبی کی تعریف عام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق کرتے تھے۔ اور اپنی نبوت کو جزوی نبوت کا نام دیتے تھے۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر اپنی فضیلت کو بھی جزوی فضیلت قرار دیتے تھے۔ مگر جب خدا تعالےٰ نے آپ پر نبوت کی حقیقت کو واضح کر دیا۔ تو آپ نے صریح لفظوں میں اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اور ساتھ ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنی کلی فضیلت کا بھی اعلان فرما دیا۔ جو ایک نبی کو دوسرے نبی پر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں اس مسئلہ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ آپ سے یہ سوال کیا گیا۔" آپ نے تریاق القلوب میں تو لکھا ہے۔ کہ مجھے مسیح علیہ السلام پر جزوی فضیلت حاصل ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ اور دوسری جگہ یہ فرمایا کہ خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھکر ہے"۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔ کہ یہ اس قسم کا تناقض ہے۔ کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا۔ کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا۔ کہ اگرچہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسےٰ رکھا۔ اور یہ بھی مجھے فرمایا۔ کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسُول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان پر سے نازل ہونگے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔ اور اپنا عقیدہ وہی رکھا۔ جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اس کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی الہیٰ نازل ہوئی۔ کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا۔ تُو ہی ہے۔ اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے۔ اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے"۔ ... اور پھر میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا۔ تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہؤا۔ کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی امت میں سے آئے گا۔ ... اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وُہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہُوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ..... میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہُوں۔ جیساکہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ ......

اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہُوں۔ جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا۔ کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ میرے ان لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے۔ جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہونچ گئی ہے۔ مگر میں ان کی پروا نہیں کرتا .... جس شخص کو اس فقرہ سے غیظ و غضب ہو۔ اس کو اختیار ہے کہ وُہ اپنے غصہ سے مر جائے ...

انسانی مراتب پردۂ غیب میں ہیں۔ اس بات میں بگڑنا۔ اور مونہہ بنانا اچھا نہیں کیا جس قادرِ مطلق خدا نے حضرت مسیح علیہ السلام کو پیدا کیا۔ وُہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کر سکتا۔ ..

...... عزیزو! جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ تو اس صورت میں جو پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اس کو نصُوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ آنے والا مسیح کچُھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکَم جو کچُھ ہے پہلا ہے۔ خدا نے اپنے وعدے کے موافق مجھے بھیج دیا۔ اب خدا سے لڑو۔ ہاں میں صرف نبی نہیں۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی۔ اور ایک پہلو سے امتی بھی۔ تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور کمال فیضان ثابت ہو"!

حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ تا ص ۱۵۱

پس اس حوالہ سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کلی فضیلت کا اعلان صریح طور پر نبی کا خطاب ملنے پر کیا۔ اب اگر آپ کو نبی تسلیم نہ کیا جائے تو آپ غیر نبی ہُوئے۔ اور غیر نبی کو نبی پر کلی فضیلت حاصل ہو ہی نہیں سکتی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور علیہ السلام کی تحریرات سے جو آگے ذکر کی جائیں گی واضح ہوتا ہے۔ کہ نبوت کی تعریف میں تبدیلی اور اپنی نبوت کا کھلے الفاظ میں اعلان حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء سے شروع فرمایا۔ جیسا کہ "ایک غلطی کا ازالہ" اس پر شاہد ہے۔ اور یوم وصال تک ہمیشہ یہی اعلان فرماتے رہے۔ پس اگر غیر مبایعین اس اصل کو مدنظر رکھ لیں۔ تو ان کے لئے اس مسئلہ کا سمجھنا چنداں مشکل نہیں رہتا۔ اب میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریرات پیش کرتا ہوں۔ جو اس مسئلہ کو واضح کرتی ہیں

خاتم النبیین کی حقیقت

سب سے اول ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۱ء کے بعد کیا کئے ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۸)

(۲) "خدا کی مہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہونچا۔ کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز ہرگز نہیں دی گئی۔"

(حقیقۃ الوحی صـ۹۶-۹۷)

ان حوالوں سے نہ صرف خاتم النبیین کے معنی ہی واضح ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان سے یہ بھی کھل جاتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کا خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں شرف نبوت کے حصول کو ثابت کرتا ہے۔ پس کجا یہ کہنا کہ خاتم النبیین کا خطاب نبوت کو بند کرتا ہے۔ اور کجا یہ حقیقت کہ یہی خطاب اور اعزاز نبوت کو جاری کرتا ہے۔ ؎

ببیں تفاوت راہ از کجاست تابکجا

بے شک یہ صحیح ہے کہ شریعت والی نبوت بند اور غیر شریعت والی جاری ہے چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الہیہ صـ۲۵)

اب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے نبی کے معنوں کی حقیقت معلوم کرنی چاہیئے۔

نبی کسے کہتے ہیں

حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۰۵ء صـ۱۳۸)

(۲) "نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔ مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمات الہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔"

(چشمہ معرفت صـ۱۸۰، ۱۸۱ ۱۹۰۸ء)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ (۱) نبی اسے کہتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے الہام پاکر بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔ اس کے لئے براہ راست نبوت کا پانا اور شریعت اور کسی کا امتی نہ ہونا شرط نہیں۔ (دوم) عام مسلمانوں کی یہ غلطی ہے۔ کہ وہ ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ مگر کس قدر قابل افسوس امر ہے۔ کہ جس چیز کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام غلطی قرار دیتے ہیں۔ اس غلطی کا ارتکاب غیر مبایعین کر رہے ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

اس جگہ ایک شبہ کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ہمیشہ غیر مبایعین کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء کے ایک خط میں نبی کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ کہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول وہ ہوتا ہے۔ جو صاحب شریعت ہو یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنیوالا ہو یا نبی سابق کا امتی نہ کہلائے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والا ہو۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو حل کرنے کے لئے ۱۹۰۱ء کی حد کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ یہاں بھی دیکھ لیں۔ یہ حوالہ ۱۹۰۱ء سے بہت پہلے کا ہے اور جیسا کہ اوپر کے حوالجات سے واضح ہے۔ اسلام کی اصطلاح سے حضور علیہ السلام کی مراد ہرگز کسی آیت یا حدیث یا شرعی اصول سے استنباط نہیں۔ بلکہ محض مسلمانوں کے پرانے رسمی خیالات کو یہ نام دیا گیا ہے جیسا کہ آئندہ کے حوالجات سے بھی یہ فرق معلوم ہو جائے گا۔

(۱) چنانچہ حضور حجۃ اللہ کے صـ۲ پر فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل ہو۔ زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہونچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے" نیز الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۶۸ ۱۹۰۷ء)

پھر فرماتے ہیں۔

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو بکثرت مکالمات ومخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں۔"

(چشمہ معرفت صـ۳۲۵ ۱۹۰۸ء)

پھر ارشاد ہوتا ہے۔

"جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔"

(الوصیت صـ۱۲ ۱۹۰۵ء)

نیز تحریر فرمایا۔

"جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے۔ بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظھر علی غیبہ کے مفہوم نبی صادق آئے گا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء)

یہ تمام حوالجات بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کی تعریف میں ۱۹۰۱ء کے بعد بین طور پر تبدیلی کی۔ اور جو تعریف نبوت کی حضور پہلے فرمایا کرتے تھے۔ اسے ۱۹۰۱ء کے بعد بدل دیا۔ اسی طرح یہ بات بھی ایک اور ایک دو کی طرح واضح ہو گئی۔ کہ ایک وقت ایسا بھی حضور علیہ السلام پر آیا۔ جبکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر اپنی فضیلت کو جزوی فضیلت قرار دیتے تھے لیکن بعد میں کلی فضیلت کا اعلان فرما دیا۔ اور وہ صریح طور پر نبی کا خطاب ملنے پر فرمایا۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۱ء سے پہلے اللہ تعالےٰ کے علم میں نبی نہ تھے۔ اور بعد میں بنے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جس کیفیت اور کمیت کا نام حضور نے ۱۹۰۱ء کے بعد نبوت رکھا۔ یہ کیفیت حضور میں پہلے بھی پائی جاتی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کے الہامات میں بھی یہ الفاظ موجود تھے۔ مگر آپ محض مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کی بناء پر ان کی تاویل فرما دیتے۔ یہاں تک کہ (وفات مسیح کے مسئلہ کی طرح) اللہ تعالےٰ نے حضور کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا۔ اور حضور نے وضاحت سے اسکی تشریح فرما دی۔ جس کو سابقہ حوالجات نے بالکل واضح کر دیا ہے۔ پس تعریف نبوت میں یعنی ایک چیز کے اظہار کے لئے الفاظ کی تعیین میں تبدیلی ہوئی۔ مقام نبوت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ خاکسار عبدالرحمٰن مبشر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

57

جماعت احمدیہ کی دین کیلئے قربانی

اور

غیر احمدیوں کا جہاد بالسیف

جہاد کے متعلق عام لوگوں میں ایک غلط خیال پایا جاتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھ کر نہیں۔ بلکہ معاندین سلسلہ کے ہمارے متعلق غلط پراپیگنڈا سے متاثر ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ غیر احمدی علماء ہماری طرف جہاد کے متعلق یہ عقیدہ منسوب کرتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ السلام) نے جہاد کو مستقل طور پر منسوخ کر دیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جہاد کی جو تعریف عوام پیش کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اسلام تلوار کے جہاد کو مسلمانوں کے لئے ہر وقت اور ہر حالت میں لازمی قرار دیتا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں۔ بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جہاد بالسیف اسلام میں ہر حالت میں لازمی نہیں۔ ایسا جہاد جن شرائط و کیفیات پر موقوف ہے۔ چونکہ وہ اس وقت مفقود ہیں۔ اس لئے فی زمانہ ایسے جہاد کی ضرورت نہیں ہے یعنے مذہبی آزادی قائم ہے۔ اشاعت اسلام کرنے اور فریضۂ اسلام کی بجا آوری میں کسی قسم کی روکاوٹ نہیں۔ اس لئے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس دور میں خواہ مخواہ ایسے جہاد پر عمل کرنا دانش کے خلاف ہے۔ صحیح انسانی ضمیر اور فطرت صحیحہ اس وقت ایسے جہاد کی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ اور فطرت صحیحہ کا ہی دوسرا نام اسلام ہے۔ الغرض امن کے اس شہزادہ نے جو مسیح موعود علیہ السلام کے حلیہ میں ظاہر ہوا جہاد بالسیف کو منسوخ نہیں بلکہ ملتوی کر کے اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت کی ہے۔

اس کے مقابلہ میں غیر احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ موجودہ حالات میں بھی جہاد بالسیف اسلام کا ایک ضروری فرض ہے۔ لیکن بایں ہمہ کہنے کو تو ان کے علماء اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ صحیح اسلامی عقیدہ یہی ہے کہ جہاد بالسیف کیا جائے۔ لیکن خود اس پر عامل نہیں۔ اور باوجود جہاد بالسیف کے عقیدہ کے قائل ہونے کے اس عقیدہ سے روگردانی اختیار کر گئے علماء اور عوام نے اپنے عمل سے موجودہ حالات میں اسے ناقابل عمل ثابت کر دیا ہے۔ اس جہاد میں ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ایسے جہاد کا حکم دنیا کے ایسے امام کا کام ہے جو واجب الاطاعت ہو۔ جس کی آواز پر لبیک کہنا ہر مسلمان اپنا فرض منصبی سمجھتا ہو۔ جس کا تمام دینی امور میں فیصلہ ناطق ہو۔ اور جس کے قائم کردہ نظام کی پابندی۔ قومی اور ملی فرض متصور ہو۔ اور چونکہ غیر احمدی عوام پراگندگی اور سراسیمگی کی حالت میں ہیں۔ اس لئے ان کی ہر تحریک ناکام رہتی ہے۔ برخلاف اس کے جماعت احمدیہ جس جہاد کی قائل ہے۔ اس پر نہایت عمدگی سے کاربند ہے۔ ہمارے نزدیک جہاد کا اصل مقصد مجاہدۂ نفس ہے۔ یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر قائم رہنا۔ ہمارے نزدیک جو شخص اپنے امام کی اطاعت میں اسلام کی خاطر اپنا وقت۔ دماغ اور مال خرچ کرنے بلکہ جان تک دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ اور بغیر کسی دنیاوی لالچ کے اخلاص اور نیک نیتی سے خالصۃً للہ ایک نظام میں شامل ہو کر اپنے امام کے ساتھ مل کر ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنانے کی فکر میں لگا رہتا ہے تا خدا کی بادشاہت زمین پر بھی آئے۔ اور خدا کی مرضی جو آسمان پہ پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہو۔ وہ یقیناً مجاہد ہے۔ اور جس اخلاص اور استقلال سے ہر احمدی اس مجاہدہ میں شامل ہے۔ خود غیر احمدیوں کو اسکا اعتراف ہے وہ جانتے ہیں کہ دن رات خدمت دین میں منہمک رہنا جماعت احمدیہ کا ہی شیوہ ہے۔ اور اسلام، ہاں اس اسلام کو جس کو بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے پیش فرمایا پیش کرتے رہنا اس جماعت کا مقصد حیات ہے۔ چنانچہ ہمارے باقاعدہ مبلغ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دُور افتادہ مغربی اور مشرقی ممالک میں والہانہ جوش اور تندہی سے اشاعت اسلام کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ایسے باقاعدہ مبلغوں کے علاوہ بیسیوں اپنے خرچ پر بے وطنی کی حالت قبول کر کے بندگان خدا کو منظم طور پر پیام حق پہنچا رہے ہیں۔

الغرض ہر احمدی مبلغ ہے۔ اور کوئی احمدی بوقت ضرورت میدان عمل میں نکلنے سے گریز نہیں کرتا۔ امام کی آواز پر لبیک کہنا وہ اپنے لئے فلاح کا موجب سمجھتے ہیں۔ اور ایک وقت میں سینکڑوں احمدی اپنے خرچ پر اپنی صحتوں بلکہ جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مقررہ مقام پر پہونچنے کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔ چنانچہ دنیا شاہد ہے۔ کہ ملکانہ تحریک میں جبکہ آریہ مناددوں نے ہزاروں کلمہ گوؤں کو مرتد کر لیا تھا۔ اسلام کا درد رکھنے والے خلیفہ کے حکم سے سینکڑوں احمدی جن میں سے بعض دنیاوی لحاظ سے بھی بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز تھے۔ ذی وجاہت اور ذی شان تھے۔ اپنے ذاتی آرام کو دین پر مقدم کرتے ہوئے مطلوبہ مقام پر ایک عرصہ تک چھائے رہے۔ اور یہ محض اس لئے کہ کسی احمدی کا وقت مال اور جان اپنا نہیں بلکہ اس کے امام کا ہے۔ احمدی اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر بیع کر چکے ہیں۔ ان کا ہر ذاتی جذبہ ملی اور قومی مفاد پر قربان ہو چکا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ:

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

ان کے پاس جو کچھ ہے ایک امانت ہے جو عند الطلب حاضر کر دی جاتی ہے۔ اور لطف یہ کہ اطاعت کے اس جوئے کو اپنی گردن پر اٹھاتے ہوئے وہ گوناں راحت محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ اطاعت کرہاً نہیں بلکہ طوعاً ہر احمدی اپنے پر فرض کرتا ہے۔

اشاعت دین اور ضروریات سلسلہ کی خاطر جماعت احمدیہ اپنے وقت اور نفس کی قربانی کی طرح مالی قربانی میں بھی کسی جماعت سے (اپنی تعداد اور بساط کے لحاظ سے) پیچھے نہیں۔ انفرادی طور پر ہر قوم میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ لیکن بحیثیت مجموعی جماعت احمدیہ کی مالی قربانی خود اپنی نظیر آپ ہے۔ نادان خیال کرتے ہیں کہ احمدی شاید احمدی ہوتے ہی کسی مال غنیمت میں سے حصہ پانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ احمدیت میں داخل ہوتے ہی ہر احمدی اپنی آمد میں سے کم از کم سولہواں حصہ اور اگر وہ وصیت کی غرض اور اہمیت کو سمجھتا ہے۔ تو موصی ہونے کی حیثیت سے دسویں سے لے کر تیسرے حصہ تک ہر ماہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا عہد کرتا ہے۔ الغرض جس طرح اپنے ذاتی آرام۔ ذاتی جذبات اور خواہشات کی قربانی کرنے میں ایک احمدی عدیم المثال ہے۔ اسی طرح وہ مالی قربانی کرنے میں پیش پیش ہے احمدی غریب ہو۔ مفلس ہو۔ نادار ہو۔ گذارہ کی معقول صورت ہو یا نہ ہو۔ لیکن جونہی کہ دین کی خاطر قربانی کرنے کی ضرورت پڑے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہر احمدی اپنی حیثیت سے بڑھکر اس میں حصہ لے کر دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے قیام سے لے کر اس وقت تک اس قدر روپیہ خدا کی راہ میں خرچ کر چکی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کی واحد یادگار ہے۔ مالی قربانی کا یہ سلسل اور باقاعدہ مجاہدہ جو مستقل اور ہنگامی چندوں کی ادائیگی کی صورت میں احمدیوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اور جس میں خود سلسلہ کے باقاعدہ کارکن اپنے گذاروں کا پچاس فیصدی کے قریب حصہ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ غیر احمدی علماء اور

[illegible] محمد ابراہیم [illegible] قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صنعت و حرفت

نباتاتی تیلوں سے مشینوں کیلئے تیل

مشینوں میں جو تیل استعمال ہوتا ہے وہ معدنی ہوتا ہے۔ چونکہ آج کل مشینوں میں تیل جنگ کی وجہ سے بہت زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ ضرورت درپیش ہے۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ نباتاتی تیلوں سے مشینوں کے لئے تیل تیار کیا جائے تاکہ دنیا میں معدنی تیلوں کے وسائل محدود ہونے کی وجہ سے جو دقت درپیش ہے۔ وہ دور کی جا سکے۔ اس کے لئے حکومت ہند کا حرفتی تحقیقاتی ادارہ نباتاتی تیلوں سے انجن کے اندرونی حصوں میں استعمال ہونے والا اعلےٰ درجہ کا تیل بنانے کی تحقیقات کر رہا ہے اور چونکہ ہندوستان میں نباتاتی تیل اور تلہن کی سب سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔ اس لئے توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ اس صنعت کی وجہ سے ہندوستان کو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ اور جو لوگ اس طرف توجہ کریں گے۔ وہ خوب نفع کما سکیں گے۔

تحقیقات کرنے سے ایک درجن کیمیاوی اجزاء ایسے معلوم ہوئے ہیں۔ کہ اگر ان کو مختلف نباتاتی تیلوں مثلاً کھوپرے اور بنولوں کے تیل میں ملا دیا جائے۔ تو ان تیلوں میں گاڑھا پن آ جاتا ہے۔ میٹھے تیل کی بھی جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ کئی تیلوں اور گاڑھا کرنے والی اشیاء کی موثر آمیزش کی گئی ہے۔ اور ان سے انجن میں استعمال ہونے کا تیل بنایا گیا ہے۔

معدنی تیلوں کے بجائے نباتاتی تیلوں کو استعمال کرنے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ ان تیلوں میں معدنی تیلوں کی نسبت اکثر ضروری اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ تیل مشینوں کے استعمال کے لئے زیادہ مفید ہوتا ہے۔

ہندوستان میں صنعتی کارخانے

جنگ کی وجہ سے ہندوستان کے مختلف مقامات پر ایسے کارخانے کھل رہے ہیں۔ جن میں مختلف قسم کی صنعتیں سکھائی جا رہی ہیں۔ احمدی نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ ایسے کارخانوں میں داخل ہونے کی پوری کوشش کریں۔ وار سپلائی بورڈ نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ پنجاب صوبجات متحدہ۔ بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس میں فوج کی وردیاں تیار کرنے کے سلسلہ میں مقامی درزیوں سے کام لینے کے لئے پانچ مراکز قائم کئے جائیں۔ اسی طرح ٹین کے ڈبے تیار کرنے کی حرفت قائم کرنے کے امکان پر غور ہو رہا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ پچاس ہزار ٹن ماہانہ ڈبوں کی ضرورت ہوگی۔ لکڑی کو محفوظ کرنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں کچھ ڈپو قائم کئے جا چکے ہیں۔ اور مزید قائم کئے جا رہے ہیں۔ حکومت ہند ہندوستان میں ہوائی جہازوں کی تیاری کے مسئلہ پر بھی غور کر رہی ہے

ہندوستان میں المونیم کی تیاری

اگلے دسمبر میں ہندوستان میں المونیم تیار کرنے والی ایک کمپنی کھل جائے گی اور باہر سے آنے والے المونیا کو پگھلانے والی مشین لگائی جائے گی۔ جولائی ۱۹۴۱ء کے موسم سرما تک کام دینے کے قابل ہو سکے گی۔ اگرچہ المونیم کی دھات ہندوستان میں کئی جگہ پائی جاتی ہے۔ مگر اس دھات کی تیاری اس ملک میں نہیں کی جاتی۔ چنانچہ کھانے پینے کے برتنوں کے لئے المونیم باہر سے منگایا جاتا ہے۔

سامان حرب اور دیسی صنعت

کانپور میں ۱۷ ستمبر کو کنٹرولرس آف سپلائیز کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے تاکہ جو سامان حرب باہر سے آتا ہے۔ اس کو ہندوستان میں تیار کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جائے حکومت برطانیہ کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ اس وقت مشرق وسطی عراق۔ کینیا۔ اور یوگنڈا میں جتنے فولاد کی ضرورت ہے۔ وہ سب کا سب ہندوستان فراہم کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ماہانہ دس ہزار ٹن خام لوہے کی اشیاء بھی سلطنت برطانیہ کو فراہم کی جا سکتی ہیں۔ اور آئندہ بارہ ماہ تک ہر مہینے دس ہزار ٹن لوہے کا برادہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان میں روئی کے بھاہے میدان جنگ کے لئے مرہم پٹیوں کا سامان اور دیگر ادویات اب زیادہ مقدار میں تیار ہو رہی ہیں۔ چنانچہ یکم جون تک ہندوستان سے میدان جنگ کے لئے ۵۰۰۰۰ مرہم پٹیاں مشرقی افریقہ بھیجی گئیں۔ کیونکہ وہاں سے جنگی سامان فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اسی عرصہ میں ہندوستان میں ایک آرڈر ملنے پر دس ہزار مچھردانیاں تیار کی گئیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک اور ہندوستان کے دیگر مطالبات کی تعمیل کی گئی۔ جن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

مختلف قسم کی بیٹریاں اور بیٹریوں کے خول جن کی قیمت ۷۵۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ ۳۰۰۰۰ تار برقی ۳۵۰۰ ٹن تیزاب اور دیگر کیمیاوی اجزاء ۱۵۰۰ ٹن صابون ۲۰۵۰۰۰ ٹن کوئلہ ۴۰۰۰ ٹن سیمنٹ۔ اور ۴۰۰۰۰ سیمنٹ کی چادریں۔

ایک ہمدردانہ مشورہ

زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو دم خدا کی یاد اور اس کی خوشنودی میں نکلے وہی غنیمت ہے۔ آخر دم تک میری یہی تڑپ رہی۔ کہ جناب قبلہ والد صاحب منشی نواب علی خان صاحب یوسف زئی احمدی پنشنر سارجنٹ پولیس پونچھ (کشمیر) کی وصیت بہشتی مقبرہ کر دوں۔ بلکہ انہوں نے بحالت صحت اپنی زندگی میں ایسا کرنے کی ہدایت فرما دی تھی۔ لیکن محض آج کل کرنے وقت پر ایسا کرنے میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اور مرض الموت نے آگھیرا جس کا مجھے سخت افسوس ہے اور اس کے لئے عرف میں قصوروار ہوں۔ اسباب کو مدنظر رکھ کر میں نے اپنی و جناب والدہ صاحبہ و اپنی اہلیہ کی جناب قبلہ والد صاحب کی وفات کے معاً بعد فوراً وصیت کر دی ہے۔ برادران دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح معنوں میں بہشتی مقبرہ کے موصی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا خاتمہ بالخیر اور با ایمان ہو آمین ثم آمین۔ میری تمام احمدی برادران سے دلی استدعا ہے۔ کہ وہ بھی اس کار خیر کی طرف بہت جلد متوجہ ہوں۔ اس میں نری اپنی ہی بھلائی ہے۔ بعض خدائی کام ایسے ہوا کرتے ہیں۔ کہ ان کے کر بیٹھنے سے اللہ تعالےٰ انسان کی اصلاح بھی کر دیتا ہے۔ پس سستی کا وقت نہیں موت ہر وقت سر پر کھڑی ہے۔ خدا معلوم کب چھٹی کا گھنٹہ بجتا ہے۔ دنیا ٹھیرنے کی جگہ نہیں۔ جس قدر جلد ہو سکے اس رنگ میں بھی نیکی کمانے کی کوشش فرما دیں۔ خاکسار عبدالکریم خان یوسف زئی۔

مسلمان کہلانے والوں کی قساوت قلبی

۱۳ ستمبر کو میاں خوشی محمد صاحب سکنہ ملکھانوالہ کا چودہ سالہ لڑکا فوت ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر سبز پال سے ہم چند آدمی گئے۔ اور چند آدمی ڈسکہ سے بھی آ گئے۔ ہمارے پہنچنے پر پہلے تو چند غیر احمدیوں نے کہا۔ کہ ہم بھی جنازہ پڑھیں گے۔ مگر پھر ایک میراثی کے اشتعال دلانے پر چند فتنہ پردازوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں گے۔ ہم اسی شور و شر میں جنازہ قبرستان میں لے گئے۔ اس موقع پر چند غیر مسلم شرفا مثلاً ماسٹر چند اس صاحب۔ سردار منگل سنگھ صاحب۔ سردار اوجاگر سنگھ صاحب۔ سردار بہادر سنگھ صاحب اور سردار بھگوان سنگھ صاحب نے مزاحمت کرنے والوں کو ہر طرح سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر ان کی قساوت قلبی میں کوئی کمی نہ واقع ہوئی۔ آخر جب انہوں نے کہا۔ کہ کون ہے روکنے والا۔ ہماری زمین ہے۔ تب ظالم شرمندہ ہو کر اپنے گھروں میں جا گھسے۔ ہم جہاں ان مسلمان کہلانے والوں کے رویہ پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ وہاں مذکورہ بالا غیر مسلم اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس موقع پر ہر طرح ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور امداد دی۔ خاکسار سراج دین از سبز پال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا جلسہ سالانہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ سال حال ۲۵-۲۶-۲۷- رجب المرجب ۱۳۵۹ھ بصدارت مولوی بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد بمقام احمدیہ جوبلی ہال ۲½ بجے سے مغرب تک منعقد ہوتا رہا - اس کو شاندار طریق پر منانے کے لئے ایک طرف تو مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ اسلام کو قادیان دارالامان سے بلایا گیا - اور دوسری طرف جماعت مقامی کے اکابرین سے جیسا کہ عالی جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر و مولوی عبد السلام صاحب عمر بی - اے - ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ ہیں - خواہش کی گئی تھی - کہ وہ اس جلسہ کے لئے منتخب مضامین پر تقاریر فرمائیں - پھر ایک کوشش یہ کی گئی تھی - کہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی بی - اے - ایل ایل - بی بھی تشریف لائیں - لیکن وہ اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے قدم رنجہ نہ فرما سکے - شیخ محمود احمد صاحب عرفانی سے بھی جو اتفاقاً اپنے کسی کام پر سکندرآباد آئے تھے - درخواست کی گئی تھی - کہ وہ بلاد اسلامیہ کے حالات تبلیغ اسلام بیان فرمائیں - لیکن افسوس کہ موصوف بھی اپنی کسی اہم مصروفیت کے باعث جلسہ میں حاضر نہ رہ سکے - جلسہ گاہ رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا - اور سامنے کی سرکاری سڑک پر بھی بیرقین لگا دی گئی تھیں جو عام رہرووں کے لئے بہت دلکش و دلربا ہونے کی وجہ سے شرکت جلسہ کی دعوت دے رہی تھیں سرکار عالی نے ہمارے بیرونی مبلغین کی تقاریر کی اجازت فراخدلی سے مرحمت فرمائی تھی - ان ایام میں احمدیہ جوبلی ہال کے زنانہ و مردانہ حصے پُر ہو جاتے رہے بالخصوص تیسرے دن شائقین کی شمولیت اس کثرت سے ہوئی - کہ منتظمین جلسہ کو بڑی مشکل سے ان کی نشستوں کا انتظام کرنا پڑا - حاضرین مجلس میں عوام کے علاوہ تجار - وکلا - عہدہ داران و دیگر معززین بھی تھے - نواب ممتاز یار الدولہ بہادر و نواب یمین جنگ بہادر نے بھی شرکت فرمائی اور کارروائی جلسہ سے بہت محظوظ و مسرور ہوئے

پہلے دن قرأت و نظم کے بعد عبد القادر صاحب صدیقی نے حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ضرورت اور اغراض قیام سلسلہ احمدیہ پر تبصرہ کیا اور دعوت دی

"آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

مولوی محمد لقمان صاحب نے فضائل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور مولوی عبد السلام صاحب عمر نے پیام امن پر و مولوی محمد یار صاحب عارف نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مبسوط اور سیر کن بحثیں کیں - نواب اکبر یار جنگ بہادر نے لا الٰہ الا اللہ پر دلاویز تقریر فرمائی

دوسرے دن قرأت و نظم کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے ضرورت امام پر - مولوی محمد لقمان صاحب نے اجرائے نبوت فی خیر امت پر مولوی عبد السلام صاحب نے احسانات مسیح موعود علیہ السلام پر تفصیل سے اظہار خیال کیا - اور نواب اکبر یار جنگ بہادر نے محمد رسول اللہ پر اپنی تمتہ دلچسپ تقریر سنائی

تیسرے دن قرأت اور نظم کے بعد عبد القادر صاحب صدیقی نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے امتیازی مسائل پر فیصلہ کے طریق بتاتے ہوئے ملکی مسائل میں اشتراک و تعاون پر تقریر کی اور سیاسی انجمنوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ان کے مناسب حل بیان کئے - مولوی محمد یار صاحب عارف حیدرآباد آنے کے بعد بیمار ہو گئے پہلے دن بھی انہوں نے بحالت بخار تقریر کی - دوسرے و تیسرے دن وہ تقریر کے ناقابل تھے - مجبوراً ان کی جگہ اور مقرروں کو مقرر کرنا پڑا -

الحاج سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد نے اپنی ایک برجستہ تقریر "مسلمانوں کا دنیا کے استاد بننے کا طریق" کے موضوع پر سنائی - اس کے بعد نواب اکبر یار جنگ بہادر نے اپنی معرکۃ الآرا تقریر شروع فرمائی جو نیاز فتحپوری کے اس الحاد کے جواب میں تھی کہ قرآن شریف خدا تعالےٰ کا کلام نہیں - نواب صاحب ممدوح نے اس فتنہ کا اثر بیان کیا - جو حیدرآباد میں پایا جاتا ہے - اور جس کے متعلق سخت بے چینی سی پھیلی ہوئی ہے - پھر موصوف نے تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ قرآن شریف کیوں خدائے تعالےٰ کا کلام ہے - آپ نے اصناف کلام کا ذکر کیا - حدیثی عبارتوں کا قرآن شریف کی عبارتوں سے مقابلہ کرنے کی ترغیب دی - اور پھر ان لوگوں کے لئے دلائل بیان کئے جو غیر مسلم ہیں - اور پھر ایسے دلائل بھی بیان کئے - جو مسلمانوں کے لئے مفید ہیں - اس تقریر کو سننے کے لئے بڑی کثرت سے لوگ آئے تھے - یہ تقریر جو مغرب تک جاری رہی - بہت مقبول ہوئی - اس کے بعد بہت اچھی فضا میں جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچا - الحمد للہ علی ذالک -

انتظام جلسہ میں خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے بہت سرگرمی سے کام کیا - اللہ تعالےٰ انہیں بہتر سے بہتر جزائے خیر دے -

سکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا موقعہ

جو احباب اپنا کوئی روپیہ ہمارے توسط سے نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفالت جائیداد قرض دینا چاہیں - ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں :

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

یکصد سالہ خوبصورت کیلنڈر

۵۰ صفحہ کی مفید مطلب کتاب فہرست اور دیگر لٹریچر ۲ کا ٹکٹ بھیجکر ہر ایک شخص مفت حاصل کر سکتا ہے

سبائم ہومیو فارمیسی امرتسر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اکتوبر ۴۰ء سے ڈھنڈاری کلاں اور لدھیانہ کے مابین تھرڈ کلاس سستے سنگل ٹکٹ بشرح ایک آنہ فی ٹکٹ تجربتاً جاری کئے جائیں گے -

چیف کمرشل مینیجر لاہور

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج - ضعف - دل کی دھڑکن - کم خوابی - بدخوابی - کم ہمتی - کم حوصلگی - کام سے دل گھبرانا - چہرہ کی بے رونقی - پریشانی - فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہو کر - کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے - ہر قسم کے پوشیدہ امراض - زنانہ - دیرینہ امراض کے لئے مجھے لکھئے یا میرا تعارف کرا دیجئے

ایم - ایچ - احمدی معرفت الفضل قادیان

باورچی کی ضرورت

مجھے ایک باورچی کی ضرورت ہے - جو عام ہندوستانی کھانا پکانا جانتا ہو - اور دیانتدار ہو - تنخواہ دس روپے ماہوار علاوہ خوراک دی جائے گی - عیال دار ہونے کی صورت میں پندرہ روپے خشک اور بیوی کو پانچ روپے علیحدہ اہل خانہ کی خدمت کے معاوضہ میں ملیں گے - حاجتمند پتہ ذیل پر جلد از جلد درخواست بھیجیں - محمد یوسف - چیف کیمسٹ - ڈاکخانہ سندھ سیمنٹ ورکس (دادہڑی) سندھ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۲ ستمبر اٹلی کے ان فوجی دستوں نے جو لیبیا میں مصر کی سرحد کے ساتھ ساتھ جمع تھے مارچ شروع کر دیا ہے۔ وہ تین جانب سے مصر پر حملہ کرنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ جرمن فوج بالکل نہیں ہے۔

نیویارک ۱۲ ستمبر روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ کی دعوت کے جواب میں سپین کے جنرل فرینکو عنقریب برلن جا رہے ہیں۔

کوئٹہ ۱۲ ستمبر انجمن وطن کا اجلاس ۲۵ اکتوبر کو یہاں ہونے والا ہے جس میں پنڈت نہرو۔ ڈاکٹر اشرف۔ اور سرحدی گاندھی نے شریک ہونا تھا۔ مگر ان تینوں کو بلوچستان میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۲ ستمبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ گاندھی جی بھی آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ کانگرسی لیڈروں نے ان سے طویل ملاقاتیں کیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اگلا قدم اٹھانے کے تمام اختیارات گاندھی جی کو دے دئیے جائیں گے۔ اور وہ کانگرس کے آئین کو معطل کر کے ورکنگ کمیٹی کی جگہ سپریم سنیہ آگرہ کونسل قائم کر دیں گے۔

لکھنؤ ۱۲ ستمبر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر مسٹر موہن لال سکسینہ ایم۔ ایل اے کو ڈکٹیٹر مقرر کر دیا ہے۔ اور وہ کانگرسی سرگرمیوں کی رہنمائی کریں گے

واشنگٹن ۱۲ ستمبر صدر جمہوریہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں آج پہلے سے بھی زیادہ جنگ سے نفرت کرتا ہوں۔ اور اپنے ملک کو جنگ سے علیحدہ رکھنے کے لئے جو کچھ ممکن ہوا کروں گا۔ ہم امریکن فوجیں غیر ممالک میں ہرگز نہ بھیجیں گے۔ البتہ اپنی حفاظت کے لئے پوری پوری تیاریاں کریں گے

آج ایوان نمائندگان نے ایک بل پاس کیا ہے جس کے رو سے کمیونسٹ فاسسٹ اور نازی امریکن شہریت کے حقوق حاصل نہیں کرسکتے۔ اس بل کی مخالفت ایک ممبر نے بھی نہیں کی۔

لنڈن ۱۲ ستمبر باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اب ایسا وقت آ گیا ہے۔ کہ یا تو ہٹلر کو برطانیہ پر فوری حملہ کرنا ہوگا۔ اور یا پھر حملہ کا ارادہ ترک کر کے اپنے جہازوں اور سپاہیوں کو منتشر کرنا پڑے گا۔

امرتسر ۱۳ ستمبر شرومنی پربندھک کمیٹی کے صدر ماسٹر تارا سنگھ نے کانگرس کمیٹی سے استعفٰے دے دیا ہے اور اس کے وجوہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ایک غلط خبر کی بناء پر مولٰنا آزاد نے مجھ سے جواب طلبی کر کے میری ہتک کی ہے۔ اس لئے میں ان کے ماتحت کسی ادارہ میں بھی کام نہیں کرنا چاہتا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر آج شب برطانیہ کے ڈیڑھ سو میل طویل ساحلی محاذ پر جرمن طیاروں نے حملے کئے۔ سوموار کی رات کے حملے میں قریباً چار سو اشخاص ہلاک اور چودہ سو زخمی ہوئے تھے۔ آج کے حملہ میں کئی شہروں پر شدید بمباری ہوئی۔ سینٹ پال کے قدیم گرجا پر بھی حملہ ہوا۔ مگر خیر بھی ایک اخبار کے دفتر پر بھی بم گرے۔ آج دن کے وقت بھی خلاف معمول دشمن کے جہازوں نے لنڈن پر حملہ کیا دن کے وقت یہ پہلا حملہ تھا۔ فرانسیسی ساحل سے بھی جرمن توپیں ڈوور کی برطانوی بندرگاہ پر گولے برساتی رہیں بچوں کو انگلستان سے باہر لے جانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ بعض ہندوستانی طالبعلموں کی پبلک خدمات کو برطانوی پریس میں خاص طور پر سراہا جا رہا ہے۔

روم ۱۲ ستمبر۔ اٹلی کے دو شہزادوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ فیسی ازم کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے۔

شملہ ۱۲ ستمبر آغاز جنگ سے اب تک ۱۷ جہاز فوجیں اور سامان لے کر ہندوستان کی بندرگاہوں سے مصر اور فلسطین جا چکے ہیں۔ اور ایک بھی جان ضائع نہیں ہوئی۔ فوجوں کو بندرگاہوں پر پہونچانے کے لئے ۴۸ سپیشل گاڑیاں چلائی گئیں۔ برطانی سمالی لینڈ پر اٹلی کے قبضہ کے بعد دو دستے اس سمندر سے گذر چکے ہیں۔ مگر اٹلی کو حملہ کی جرأت نہیں ہوئی

واشنگٹن ۱۲ ستمبر سینیٹ اور ایوان نمائندگان کی ایک مشترکہ کانفرنس نے امریکہ میں جبری بھرتی کے نئے بل کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے رو سے ۲۱ اور ۳۵ سال کی درمیانی عمر کے ایک کروڑ ۶۵ لاکھ اشخاص کو فوجی ٹریننگ کے لئے فوراً بلا لیا جائے گا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ نیروبی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سرنگیں بچھانے والے جہازوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ ایسٹ افریقہ کے دفاعی استحکامات بہت مضبوط کر دئیے گئے ہیں۔ سکولوں کے طلباء باہر بھیج دئیے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ جاپان کو جانے والے سامان جنگ پر حکومت امریکہ مزید پابندیاں عاید کرنے والی ہے۔

سٹاک ہالم ۱۲ ستمبر گذشتہ شب رائل ایئر فورس نے برلن پر جو حملے کئے ان کے دوران میں جرمن وزراء کے باغات میں بھی بم پھینکے گئے۔ چنانچہ مارشل گورنگ کے باغ میں پھولوں کی ایک کیاری برباد ہو گئی۔

رنگون ۱۲ ستمبر برما کی نئی وزارت کو قائم ہوئے ابھی چار روز ہوئے کہ ایوان نمائندگان نے اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ ایسی پانچ تحریکات کے نوٹس دئیے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۲ ستمبر اس جگہ سترہ جرمن اور اطالوی جو برطانی شہریت کے حقوق حاصل کر چکے تھے۔ گرفتار کر کے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت نظر بند کر دئیے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ ستمبر جرمن ہائی کمانڈ نے ریلوے کو ہدائت کی ہے۔ کہ جرمنی سے کوئلہ اٹلی لے جانے کے لئے سات سو گاڑیاں فوراً تیار کی جائیں۔

جاپان کا ایک مشن ہندچینی آیا ہے جس کے ممبر گو فوجی ہیں۔ مگر فائدہ وہ تجارت ہے جس نے اعلان کیا ہے۔ کہ گفت و شنید دوستانہ طریق پر ہوگی۔

واشنگٹن ۱۲ ستمبر امریکہ کے محکمہ جنگ نے طیارہ سازی کے لئے ایک ارب ۴۸ کروڑ دس لاکھ ڈالر صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے اکیس کارخانوں کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔

پشاور ۱۲ ستمبر صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ آئندہ قدم اٹھانے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے ہم اس کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

بخارسٹ ۱۲ ستمبر۔ رومانیہ کے ڈکٹیٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ سب لوگ موجودہ حکومت کی حمایت کریں اور اطمینان سے رہیں۔ اگر کسی نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔ انقلابی نوعیت کی تمام تحریکوں کو کچل دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ آسٹریلیا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کم سے کم ایک کروڑ پونڈ مالیت کی خام اشیاء ذخیرہ کر لی جائیں۔ تا اگر جہازوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو۔ تو کم سے کم ایک سال تک صنعتی کارخانوں کو جاری رکھا جا سکے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا
ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah